© rasailojaraid.com

اور کھلانے والے کو بدترین مجرم قرار دیا ہے، غیبت کو اپنے بھائی کا گوشت کھانے کے برابر بتایا ہے، فحش اور بے حیائی اور بدکاری پر سخت عذاب کی دھمکی دی ہے، مگر یہ جاننے کے بعد بھی ہم کفار کی طرح یہ سب کام آزادی کے ساتھ کرتے ہیں، گویا ہمیں خدا کا کوئی خوف ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جو کفار کے مقابلہ میں تھوڑے بہت مسلمان بنے ہوئے نظر آتے ہیں، اس پر ہمیں انعام نہیں ملتا، بلکہ سزا دی جاتی ہے۔ کفار کا ہم پر حکمراں ہونا، ہر جگہ ہمارا زک پر زک اٹھانا اسی جرم کی سزا ہے کہ ہمیں اسلام کی نعمت دی گئی تھی اور پھر ہم نے اس کی قدر نہ کی۔

عزیزو! آج کے خطبہ میں جو کچھ میں نے کہا ہے، یہ اسلیے نہیں ہے کہ تم کو ملامت کروں۔ میں ملامت کرنے نہیں اٹھا ہوں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جو کچھ کھویا گیا ہے، اس کو پھر سے حاصل کرنے کی کچھ فکر کی جائے۔ کھوئے ہوئے کو پانے کی فکر اسی وقت ہوتی ہے جب انسان کو معلوم ہو کہ اس کے پاس سے کیا چیز کھوئی گئی ہے اور وہ کیسی قیمتی چیز ہے۔ اسی لیے میں تم کو چونکانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر تم کو ہوش آجائے، اور تم سمجھ لو کہ حقیقت میں بہت قیمتی چیز تمہارے پاس تھی تو تم خود اس کو پھر سے حاصل کرنے کی فکر کروگے۔

میں نے پچھلے خطبہ میں تم سے کہا تھا کہ مسلمان کو مسلمان ہونے کے لیے سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے، وہ اسلام کا علم ہے۔ ہر مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن کی تعلیم کیا ہے، رسول پاک کا طریقہ کیا ہے، اسلام کس کو کہتے ہیں، اور کفر و اسلام میں اصلی فرق کن باتوں کی وجہ سے ہے۔ اس علم کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ مگر افسوس ہے کہ تم اسی علم کو حاصل کرنے کی فکر نہیں کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک تم کو احساس نہیں ہوا کہ تم کتنی بڑی نعمت سے محروم ہو۔

میرے بھائیو! ماں اپنے بچے کو دودھ بھی اس وقت تک نہیں دیتی جب تک کہ وہ رو کر مانگتا نہیں پیاسے کو جب پیاس لگتی ہے تو وہ خود پانی ڈھونڈتا ہے، اور خدا اس کے لیے پانی پیدا بھی کر دیتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جب تم کو خود ہی پیاس نہ ہو تو پانی سے بھرا ہوا کنواں بھی تمہارے پاس آجائے تو بیکار ہے۔ پہلے تم کو خود سمجھنا چاہیے کہ دین سے ناواقف رہنے میں تمہارا کتنا بڑا نقصان ہے۔ خدا کی کتاب تمہارے پاس موجود ہے، مگر تم نہیں جانتے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس سے زیادہ نقصان کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ نماز تم پڑھتے ہو مگر تمہیں نہیں معلوم کہ اس نماز میں تم اپنے خدا کے سامنے کیا عرض کرتے ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نقصان ہو سکتا ہے؟ کلمہ جس کے ذریعہ سے تم اسلام میں داخل ہوتے ہو، اس کے معنی تک تم کو معلوم نہیں اور تم نہیں جانتے کہ اس کلمہ کو پڑھنے کے ساتھ ہی تم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی نقصان ہو سکتا ہے؟ کھیتی کے جل جانے کا نقصان تم کو معلوم ہے۔ روزگار نہ ملنے کا نقصان تم کو معلوم ہے۔ اپنے مال کے ضائع ہو جانے کا نقصان تم کو معلوم ہے۔ مگر اسلام سے ناواقف ہونے کا نقصان تمہیں معلوم نہیں۔ جب تم کو اس نقصان کا احساس ہوگا تو تم خود آکر کہو گے کہ ہمیں اس نقصان سے بچاؤ۔ اور جب تم خود کہو گے تو انشاء اللہ تمہیں اس نقصان سے بچانے کا بھی انتظام ہو جائیگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوچنے کی باتیں

برادران اسلام! دنیا میں اس وقت مسلمان ہی وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنکے پاس اللہ کا کلام بالکل محفوظ، تمام تحریفات سے پاک، ٹھیک ٹھیک اُنہی الفاظ میں موجود ہے جن الفاظ میں وہ اللہ کے رسول برحق پر اترا تھا۔ اور دنیا میں اس وقت مسلمان ہی وہ بدقسمت لوگ ہیں جو اپنے پاس اللہ کا کلام رکھتے ہیں اور پھر بھی اسکی برکتوں اور بے حدوحساب نعمتوں سے محروم ہیں۔ قرآن انکے پاس اس لئے بھیجا گیا تھا کہ اُسکو پڑھیں، سمجھیں، اسکے مطابق عمل کریں، اور اس کو لیکر خدا کی زمین پر خدا کے قانون کی حکومت قائم کردیں۔ وہ اِن کو عزت اور طاقت بخشنے آیا تھا۔ وہ اِنہیں زمین پر خدا کا اصلی خلیفہ بنانے آیا تھا۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ جب اِنہوں نے اسکی ہدایت کے مطابق عمل کیا تو اُس نے اِن کو دنیا کا امام اور پیشوا بنا کر بھی دکھادیا۔ مگر اب اِن کے ہاں اُس کا مصرف اسکے سوا کچھ نہیں رہا کہ گھر میں اسکو رکھ کر جن بھوت بھگائیں، اسکی آیتوں کو لکھ کر گلے میں باندھیں اور گھول کر پیئیں، اور محض ثواب کے لیے بے سمجھے بوجھے پڑھ لیا کریں۔ اب یہ اُس سے اپنی زندگی کے معاملات میں ہدایت نہیں مانگتے۔ یہ اُس سے نہیں پوچھتے کہ ہمارے عقائد کیا ہونے چاہئیں؟ ہمارے اعمال کیسے ہونے چاہئیں؟ ہمارے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں؟ ہم زندگی کیونکر بسر کریں؟ لین دین کس طرح کریں؟ دوستی اور دشمنی میں کس قانون کی پابندی کریں؟ خدا کے بندوں کے اور خود اپنے نفس کے حقوق ہم پر کیا ہیں اور انہیں ہم کس طرح ادا کریں؟ ہمارے لیے حق کیا ہے اور باطل کیا؟ اطاعت ہمیں کس کی کرنی چاہیے اور نافرمانی کس کی؟ تعلق کس سے رکھنا چاہیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کس سے نہ رکھنا چاہیے؟ ہمارا دوست کون ہے اور دشمن کون؟ ہمارے لیے عزت اور فلاح اور نفع کس چیز میں ہے اور ذلت اور نامرادی اور نقصان کس چیز میں؟ یہ ساری باتیں اب مسلمانوں نے قرآن سے پوچھنی چھوڑ دی ہیں۔ اب یہ کافروں اور مشرکوں سے، گمراہ اور خودغرض لوگوں سے اور خود اپنے نفس کے شیطان سے ان باتوں کو پوچھتے ہیں اور انہی کے کہے پر چلتے ہیں۔ اسلیے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کے حکم پر چلنے کا جو انجام ہونا چاہیے وہی ان کا ہوا اور اسی کو یہ آج ہندوستان میں، چین اور جاوا میں، فلسطین اور شام میں، الجزائر اور مراکش میں، ہر جگہ بری طرح بھگت رہے ہیں۔ قرآن تو خیر کا سرچشمہ ہے۔ جتنی اور جیسی خیر تم اس سے مانگوگے یہ تمہیں دیگا۔ تم اس سے محض جن بھوت بھگانے اور کھانسی بخار کا علاج اور مقدمہ کی کامیابی اور نوکری کا حصول اور ایسی ہی چھوٹی چھوٹی ذلیل بے حقیقت چیزیں مانگتے ہو تو یہی تمہیں ملینگی۔ اگر دنیا کی بادشاہی اور روئے زمین کی حکومت مانگوگے تو وہ بھی ملیگی، اور اگر عرشِ الٰہی کے قریب پہنچنا چاہوگے تو یہ تمہیں وہاں بھی پہنچا دیگا۔ یہ تمہارے اپنے ظرف کی بات ہے کہ سمندر سے پانی کی دو بوندیں مانگتے ہو۔ ورنہ سمندر تو دریا بخشنے کے لیے بھی تیار ہے۔

حضرات! جو ستم ظریفیاں ہمارے بھائی مسلمان اللہ کی اس کتاب پاک کے ساتھ کرتے ہیں وہ اس قدر مضحکہ انگیز ہیں کہ اگر یہ خود کسی دوسرے معاملہ میں کسی شخص کو ایسی حرکتیں کرتے دیکھیں تو اسکی ہنسی اڑائیں بلکہ اسکو پاگل قرار دیں۔ بتائیے، اگر کوئی شخص حکیم سے نسخہ لکھوا کر لائے اور اسے کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں باندھ لے یا اسے پانی میں گھول کر پی جائے تو آپ اسے کیا کہیں گے؟ کیا آپ کو اس پر ہنسی نہ آئیگی اور آپ اسے بے وقوف نہ سمجھینگے؟ مگر سب سے بڑے حکیم نے آپکے امراض کے لیے شفا اور رحمت کا جو بے نظیر نسخہ لکھ کر دیا ہے اسکے ساتھ تو آپ کی آنکھوں کے سامنے رات دن یہی سلوک ہو رہا ہے اور کسی کو اس پر ہنسی نہیں آتی۔ کوئی نہیں سوچتا کہ نسخہ گلے میں لٹکانے اور گھول کر پینے کی چیز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ہے بلکہ اس لیے ہوتا ہے کہ اسکی ہدایت کے مطابق دوا استعمال کی جائے۔

بتایئے اگر کوئی شخص بیمار ہو اور وہ علم طب کی کوئی کتاب لے کر پڑھنے بیٹھ جائے اور یہ خیال کرے کہ محض اس کتاب کو پڑھ لینے سے بیماری دور ہو جائیگی تو آپ اسے کیا کہینگے ؟ کیا آپ نہ کہینگے کہ بھیجو اسے پاگل خانے میں، اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے ؟ مگر شافی مطلق نے جو کتاب آپکے امراض کا علاج کرنیکے لیے بھیجی ہے اسکے ساتھ آپکا یہی برتاؤ ہے۔ آپ اسکو پڑھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ بس اسکے پڑھ لینے ہی سے تمام امراض دور ہو جائینگے۔ اسکی ہدایات پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں، نہ اُن چیزوں سے پرہیز کی ضرورت ہے جنکو یہ مضر بتا رہی ہے۔ پھر آپ خود اپنے اوپر بھی وہی حکم کیوں نہیں لگاتے جو اُس بیمار پر لگاتے ہیں جو بیماری دور کرنیکے لیے صرف علم طب کی کتاب پڑھ لینے کو کافی سمجھتا ہے ؟

آپکے پاس اگر کوئی خط کسی ایسی زبان میں آتا ہے جسے آپ نہ جانتے ہوں تو آپ دوڑے ہوئے جاتے ہیں کہ اُس زبان کے جاننے والے سے اس کا مطلب پوچھیں۔ جب تک آپ اس کا مطلب نہیں جان لیتے آپ کو چین نہیں آتا۔ یہ معمولی کاروبار کے خطوط کے ساتھ آپکا برتاؤ ہے جن میں زیادہ سے زیادہ چار پیسوں کا فائدہ ہو جاتا ہے۔ مگر خداوند عالم کا جو خط آپکے پاس آیا ہوا ہے اور جس میں آپکے لیے دین و دنیا کے تمام فائدے ہیں، اسے آپ اپنے پاس یونہی رکھ چھوڑتے ہیں، اس کا مطلب سمجھنے کے لیے کوئی بے چینی آپ میں پیدا نہیں ہوتی۔ کیا یہ حیرت اور تعجب کا مقام نہیں ؟

یہ باتیں میں ہنسی دل لگی کے لیے نہیں کر رہا ہوں۔ آپ ان باتوں پر غور کرینگے تو آپ کا دل گواہی دیگا کہ دنیا میں سب سے بڑھ کر ظلم اللہ کی اس کتاب پاک کے ساتھ ہو رہا ہے، اور یہ ظلم کرنے والے وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں، اور اس پر جان قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ بے شک وہ ایمان رکھتے ہیں، اور اسے جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں، مگر افسوس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ہے کہ وہی اس پر سب سے زیادہ ظلم کرتے ہیں۔ اور اللہ کی کتاب پر ظلم کرنے کا جو انجام ہے وہ ظاہر ہے۔ خوب سمجھ لیجیے! اللہ کا کلام انسان کے پاس اس لیے نہیں آتا کہ وہ بدبختی اور نکبت و مصیبت میں مبتلا ہو۔ طٰهٰ مَا اَنزَلنَا عَلَیكَ القُراٰنَ لِتَشقٰی۔ یہ سعادت اور نیک بختی کا سرچشمہ ہے۔ شقاوت اور بدبختی کا ذریعہ نہیں ہے۔ یہ قطعی ناممکن ہے کہ کوئی قوم خدا کے کلام کی حامل ہو اور پھر دنیا میں ذلیل و خوار رہو، دوسروں کی محکوم ہو، پاؤں میں روندی اور جوتیوں سے ٹھکرائی جائے، اسکے گلے میں غلامی کا پھندا ہو اور غیروں کے ہاتھ میں اسکی باگیں ہوں، اور وہ اسکو اس طرح ہانکیں جیسے جانور ہانکے جاتے ہیں۔ یہ انجام اُس کا صرف اُسی وقت ہوتا ہے جب وہ اللہ کے کلام پر ظلم کرتی ہے بنی اسرائیل کا انجام آپ کے سامنے ہے۔ ان کے پاس توراۃ اور انجیل بھیجی گئی تھیں اور کہا گیا تھا کہ:-

وَلَو اَنَّهُم اَقَامُوا التَّورٰىةَ وَالاِنجِیلَ وَمَا اُنزِلَ اِلَیهِم مِن رَّبِّهِم لَاَكَلُوا مِن فَوقِهِم وَمِن تَحتِ اَرجُلِهِم

اگر وہ توراۃ اور انجیل اور اُن کتابوں کی پیروی پر قائم رہتے جو ان کے پاس بھیجی گئی تھیں تو ان پر آسمان سے رزق برستا اور زمین سے رزق اُبلتا۔

مگر انہوں نے اللہ کی ان کتابوں پر ظلم کیا، اور اس کا نتیجہ یہ دیکھا کہ:-

ضُرِبَت عَلَیهِمُ الذِّلَّةُ وَالمَسكَنَةُ وَبَاءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللہِ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُم كَانُوا یَكفُرُونَ بِاٰیٰتِ اللہِ وَیَقتُلُونَ النَّبِیّٖنَ بِغَیرِ الحَقِّ۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا یَعتَدُونَ

ان پر ذلت اور محتاجی مسلط کردی گئی اور وہ خدا کے غضب میں گھر گئے۔ یہ اسلیے کہ وہ اللہ کی آیات سے کفر کرنے لگے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ اور اسلیے کہ وہ اللہ کے نافرمان ہو گئے تھے اور حد سے گذر گئے تھے۔

پس جو قوم خدا کی کتاب رکھتی ہو اور پھر بھی ذلیل و خوار اور محکوم و مغلوب ہو تو سمجھ لیجیے کہ وہ ضرور کتاب الٰہی پر ظلم کر رہی ہے اور اس پر یہ سارا وبال اسی ظلم کا ہے۔ خدا کے اس غضب سے نجات پانے کی اسکے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوا کوئی صورت نہیں کہ اسکی کتاب کے ساتھ ظلم کرنا چھوڑ دیا جائے، اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر آپ اس گناہ عظیم سے باز نہ آئینگے تو آپ کی حالت ہرگز نہ بدلیگی خواہ آپ گاؤں گاؤں کالج کھول دیں اور آپ کا بچہ بچہ گریجویٹ ہو جائے، اور آپ یہودیوں کی طرح سودخواری کر کے کروڑپتی ہی کیوں نہ بن جائیں۔

حضرات! ہر مسلمان کو سب سے پہلے جو چیز جاننی چاہیے وہ یہ ہے کہ "مسلمان" کہتے کس کو ہیں اور "مسلم" کے معنی کیا ہیں۔ اگر انسان یہ نہ جانتا ہو کہ "انسانیت" کیا چیز ہے اور انسان و حیوان میں فرق کیا ہے تو وہ حیوانوں کی سی حرکات کریگا اور اپنے آدمی ہونے کی قدر نہ کر سکیگا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہو کہ مسلمان ہونے کے معنی کیا ہیں اور مسلم اور غیر مسلم میں امتیاز کس طرح ہوتا ہے تو وہ غیر مسلموں کی سی حرکات کریگا اور اپنے مسلمان ہونے کی قدر نہ کر سکیگا۔ لہذا مسلمان کو اور مسلمان کے ہر بچے کو اس بات سے واقف ہونا چاہیے کہ وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو اسکے معنی کیا ہیں، مسلمان ہونے کے ساتھ ہی آدمی کی حیثیت سے میں کیا فرق واقع ہو جاتا ہے، اس پر کیا ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے، اور اسلام کی حدود کیا ہیں جنکے اندر رہنے سے آدمی مسلمان رہتا ہے اور جنکے باہر قدم رکھتے ہی وہ مسلمانیت سے خارج ہو جاتا ہے، چاہے وہ زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا جائے۔

"اسلام" کے معنی ہیں خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری کے۔ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا "اسلام" ہے۔ خدا کے مقابلہ میں اپنی آزادی و خودمختاری سے دست بردار ہو جانا "اسلام" ہے۔ خدا کی بادشاہی و فرمانروائی کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اسلام ہے۔ جو شخص اپنے سارے معاملات کو خدا کے حوالہ کر دے وہ مسلمان ہے۔ اور جو اپنے معاملات کو خود اپنے ہاتھ میں رکھے یا خدا کے سوا کسی اور کے سپرد کرے وہ مسلمان نہیں ہے۔ خدا کے حوالہ کرنے یا خدا کے سپرد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کے ذریعہ سے جو ہدایت بھیجی ہے، اسکو قبول کیا جائے، اس میں چون وچرا نہ کی

© rasailojaraid.com